

تلاش و طلب، اعمال و فرائض کے بجا لانے سے تمہاری نظر و میں
مقدم نہ ہونا چاہیے۔ مگر خدا کی قسم! تمہارا طرز عمل ایسا ہے کہ
دیکھنے والے کو شہر ہونے لگے اور ایسا معلوم ہو کہ رزق کا حاصل کرنا تو تم
پر فرض ہے اور جو واقعی تمہارا فریضہ ہے یعنی واجبات کا بجا لانا،
وہ تم سے ساقط ہے۔

عمل کی طرف بڑھو اور موت کے اچانک آجائے سے ڈرو۔ اس
لئے کہ عمر کے پلٹ کر آنے کی آس نہیں لگائی جاسکتی، جبکہ رزق کے
پلنے کی امید ہو سکتی ہے۔ جو رزق ہاتھ نہیں لگا کل اس کی زیادتی کی
تو قع ہو سکتی ہے اور امید نہیں کہ عمر کا گزر اہوا ”کل“ آج پلٹ آئے
گا۔ امید تو آنے والے کی ہو سکتی ہے اور جو گزر جائے اس سے تو مایوسی
ہی ہے۔ ”اللہ سے ڈرو، جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور جب موت
آئے تو تم کو بہر صورت مسلمان ہونا چاہیے۔“
--☆☆--

(۱۱۳) خطبه

طلب باراں کیلئے آپ کے دعائیں کلمات

باراہما! (خشک سالی سے) ہمارے پہاڑوں کا سبزہ بالکل سوکھ گیا
ہے اور زمین پر خاک اٹڑہی ہے، ہمارے چوپائے پیاسے ہیں اور
اپنے چوپالوں میں بوکھلانے ہوئے پھرتے ہیں اور اس طرح چلا
رہے ہیں جس طرح رونے والیاں اپنے بچوں پر بین کرتی ہیں اور اپنی
چراگاہوں کے پھیرے کرنے اور تالابوں کی طرف بصد شوق بڑھنے
سے عاجز آگئے ہیں۔

پروردگارا! ان چیختے والی بکریوں اور ان شوق بھرے لمحے میں
پکارنے والے اونٹوں پر حرم کر۔ خدا یا! تو راستوں میں ان کی پریشانی
اور گھروں میں ان کی چیخ و پکار پر ترس کھا۔ بار خدا یا! جب کہ خط سالی

أَوْلَى بِكُمْ مِنَ الْمَفْرُوضِ عَلَيْكُمْ عَمَلٌ، مَعَ أَنَّهُ وَاللَّهُ! لَقَدِ اعْتَرَضَ الشَّكُ، وَ دَخَلَ الْيَقِينُ، حَتَّى كَانَ الَّذِي صُبِّنَ لَكُمْ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمْ، وَ كَانَ الَّذِي قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمْ قَدْ وُضِعَ عَنْكُمْ.

فَبَيَادِرُوا الْعَمَلَ، وَ خَافُوا بِغُثَّةِ الْأَجَلِ، فَإِنَّهُ لَا يُرْجِي مِنْ رَجْعَةِ الْعُمُرِ مَا يُرْجِي مِنْ رَجْعَةِ الرِّزْقِ، مَا فَاتَ الْيَوْمَ مِنِ الرِّزْقِ رُوحَ غَدَّا زِيَادَتُهُ، وَ مَا فَاتَ أَمْسٍ مِنِ الْعُمُرِ لَمْ يُرْجِي الْيَوْمَ رَجْعَتُهُ。 أَلَرْجَاءُ مَعَ الْجَائِنِ، وَ الْيَسُورُ مَعَ الْبَاضِنِ، فَ اتَّقُوا اللَّهَ حَتَّى تُقْتَهُ وَ لَا تَمُؤْتَنَ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ۔

(۱۱۳) وَمِنْ خُصُّلِهِ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

اللَّهُمَّ قَدِ انْصَاحْتُ جِبَالِنَا، وَ اغْبَرْتُ أَرْضَنَا، وَ هَامَتْ دَوَابُنَا، وَ تَحَيَّرْتُ فِي مَرَابِضِهَا، وَ عَجَّتْ عَجِيجُ الشَّكَالِ عَلَى أَوْلَادِهَا، وَ مَلَّتِ التَّرَدُّدُ فِي مَرَاتِعِهَا، وَ الْحَنِينُ إِلَى مَوَارِدِهَا.

اللَّهُمَّ فَارْحَمْ أَنِيْنَ الْأَنَّةَ، وَ حَنِينَ الْحَانَةَ، اللَّهُمَّ فَارْحَمْ حَيْثَتَهَا فِي مَدَاهِبِهَا، وَ أَنِيْنَهَا فِي مَوَالِجِهَا، اللَّهُمَّ

کے لاغر اور نڈھال اونٹ ہماری طرف پلٹ پڑے ہیں اور بظاہر بر سے والی گھٹائیں آ کے بن بر سے گزر گئیں تو ہم تیری طرف نکل پڑے ہیں۔ تو ہی دکھ درد کے ماروں کی آس ہے اور تو ہی التجا کرنے والوں کا سہارا ہے۔

جب کہ لوگ بے آس ہو گئے اور بادلوں کا اٹھنا بند ہو گیا اور مویشی بے جان ہو گئے تو ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے اعمال کی وجہ سے ہماری گرفت نہ کرو اور ہمارے گناہوں کے سبب سے ہمیں (اپنے عذاب میں) نہ دھر لے۔ اے اللہ! تو دھواں دھار بارشوں والے ابر اور چھاجوں پانی برسانے والی برکھاڑت اور نظروں میں کھب جانے والے ہریاول سے اپنے دامان رحمت کو ہم پر پھیلا دے۔ وہ موسلا دھار اور لگاتار اس طرح برسیں کہ ان سے مری ہوئی چیزوں کو تو زندہ کر دے اور گز ری ہوئی بھاروں کو پلٹا دے۔

خدا یا! ایسی سیرابی ہو کہ جو (مردہ زمینوں کو) زندہ کرنے والی، سیراب بنانے والی اور بھر پور بر سرے والی اور سب جگہ پھیل جانے والی اور پا کیزہ و بابرکت اور خوشگوار و شاداب ہو، جس سے نباتات پھلنے پھونے لگیں، شاخیں بار آؤ اور اپنے ہرے بھرے ہو جائیں اور جس سے تو اپنے عاجزو زمین گیر بندوں کو سہارا دے کر اوپر اٹھائے اور اپنے مردہ شہروں کو زندگی بخش دے۔

اے اللہ! ایسی سیرابی کہ جس سے ہمارے ٹیلے سبزہ پوش ہو جائیں اور ندی نالے بھر نکلیں اور آس پاس کے اطراف سر بزرو شاداب ہو جائیں اور پھل نکل آئیں اور چوپائے جی اٹھیں اور دور کی زمینیں بھی تر تر ہو جائیں اور کھلے میدان بھی اس سے مدد پا سکیں۔ اپنی پھلیئے والی برکتوں اور بڑی بڑی بخششوں

حَرَجْنَا إِلَيْكَ حِينَ اعْتَكْرُتْ عَلَيْنَا
حَدَّا بِيُّ السَّيْنِيْنَ، وَ أَخْلَفْتَنَا مَخَائِلُ
الْجَوْدِ، فَكُنْتَ الرَّجَاءَ لِلْمُبْتَعِسِ، وَ الْبَلَاغَ
لِلْمُلْتَسِسِ.

نَدْعُوكَ حِينَ فَنَطَ الْأَنَامُ،
وَ مُنْعِ الغَيَامُ، وَ هَلَكَ السَّوَامُ،
أَنْ لَا ثُوَّا خَذَنَا بِأَعْمَالِنَا،
وَ لَا تَأْخُذَنَا بِذُنُوبِنَا، وَ اسْتَرِ
عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ بِالسَّحَابِ الْمُنْبَعِقِ،
وَ الرَّبِيعِ الْمُغَدِّقِ، وَ النَّبَاتِ الْمُؤْنِقِ،
سَحَّا وَأَبْلَأْ ثُحِيْيَ بِهِ مَا قَدْ مَاتَ،
وَ تَرْدِدَ بِهِ مَا قَدْ فَاتَ.

اللَّهُمَّ سُقِيَا مِنْكَ مُحِيَّةً مُّزُوَّةً،
تَامَّةً عَامَّةً، طَيْبَةً مُبَارَكَةً،
هَنِيْكَةً مَرِيْعَةً، زَاكِيَا نَبَّتُهَا،
ثَامِرًا فَرِعُهَا، نَاضِرًا وَرَقُهَا، تَنْعَشُ بِهَا
الضَّعِيفَ مِنْ عِبَادِكَ، وَ تُحِيْيَ بِهَا الْمَيْتَ
مِنْ بِلَادِكَ.

اللَّهُمَّ سُقِيَا مِنْكَ تُعَشِّبُ بِهَا نَجَادُنَا، وَ
تَجْرِي بِهَا وَهَادُنَا، وَ يُخْصِبُ بِهَا جَنَابُنَا،
وَ تُقْبِلُ بِهَا ثَيَارُنَا، وَ تَعِيشُ بِهَا مَوَاشِيْنَا،
وَ تَنْدِي بِهَا أَقَاصِيْنَا، وَ تَسْتَعِيْنُ بِهَا
ضَوَاحِيْنَا، مِنْ بَرَكَاتِكَ الْوَاسِعَةِ، وَ

سے جو تیری تباہ حال خلوق اور بغیر چروہے کے کھلے پھرنے والے حیوانوں پر ہیں۔

ہم پر ایسی بارش ہو جو پانی سے شرابور کر دینے والی اور موسلا دھار اور لگا تار بر سے والی ہو۔ اس طرح کہ بارشیں بارشوں سے نکرا سکیں اور بوندیں بوندوں کو تیزی سے ڈھکلیں (کہ تار بندھ جائے)، اس کی بجائی دھوکہ دینے والی نہ ہو اور نہ افقت پر چھا جانے والی گھٹا پانی سے خالی ہو اور نہ سفید ابر کے ٹکڑے بکھرے بکھرے سے ہوں اور نہ صرف ہوا کے ٹھنڈے جھونکوں والی بوندا بندی ہو کر رہ جائے، (یوں برسا) کہ فقط کے مارے ہوئے اس کی سربزیوں سے خوشحال ہو جائیں اور خشک سالی کی سختیاں جھیلنے والے اسکی برکتوں سے جی اٹھیں اور توہی وہ ہے جو لوگوں کے نامید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت کے دامن پھیلادیتا ہے اور توہی والی ووارث اور (اچھی) صفتوں والا ہے۔

[اس خطبہ کے بعض مشکل الفاظ کی تشریح]

سید رضی فرماتے ہیں کہ: امیر المؤمنینؑ کے اس ارشاد: «اُنصَاحُ جِبَالُنَا» کے معنی یہ ہیں کہ پہاڑوں میں قحط سالی سے شکاف پڑ گئے ہیں۔ «اُنصَاحُ الشَّوْبُ» اس وقت کہا جاتا ہے کہ جب کپڑا پھٹ جائے اور «اُنصَاحُ النَّبْتُ» صاحِ الذَّبْتُ اور صَوَّحُ النَّبْتُ اس وقت بولا جاتا ہے کہ جب بزرہ خشک ہو جائے اور بالکل سوکھ جائے۔ اور «وَهَامَتْ دَوَابُنَا» کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے چوپائے پیاسے ہو گئے ہیں۔ «حِيَامُ» کے معنی پیاس کے ہوتے ہیں۔ اور «حَدَابِيُّ السَّيْنِيُّنَ» میں «حداییر» عبارتی جمع ہے جس کے معنی اس اوثنی کے ہیں جسے سفروں نے لاغر اور نڑھاں کر دیا ہو۔ چنانچہ حضرت علیہم السلام نے قحط زدہ سال کو اسی سفروں کی ماری ہوئی اوثنی سے تشبیہ دی ہے۔ (عرب کے شاعر) ”ذوالزمہ“ نے کہا ہے:

عَطَّا يَاكَ الْجَزِيلَةَ، عَلَى بَرِيَّتِكَ الْمُرْمِلَةَ وَ حُشِلَكَ الْمُهْمَلَةَ.

وَ آنِزلُ عَلَيْنَا سَمَاءً مُخْضَلَةً،
مُدْرَأً هَاطِلَةً، يُدَافِعُ الْوَدْقُ
مِنْهَا الْوَدْقَ، وَ يَحْفِزُ الْقَطْرُ
مِنْهَا الْقَطْرَ، غَيْرَ خُلَبٍ بَرْقُهَا،
وَ لَا جَهَامٌ عَارِضُهَا، وَ لَا قَنْعٌ رَبَابُهَا،
وَ لَا شَفَانٌ ذَهَابُهَا، حَتَّى يُخْصِبَ
لِإِمْرَاعِهَا الْبُجَدِبُونَ، وَ يَحْيِيَا بِبَرْكَتِهَا
الْمُسْنِتُونَ، فَإِنَّكَ تُنْزِلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ
مَا قَنَطُوا، وَ تَنْشُرُ رَحْمَتَكَ، وَ أَنْتَ
الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ۔

[تفسیر مما في هذه الخطبة من الغريب]
فَوْلُهُ عَلَيْهِ: «اُنصَاحُ جِبَالُنَا» آئی:
تَسْقَفَتْ مِنَ الْمُحْوَلِ، يُقَالُ:
اُنصَاحَ الشَّوْبِ: إِذَا اشْقَى، وَ يُقَالُ
آيَصًا: اُنصَاحَ النَّبْتِ وَ صَاحَ وَ
صَوَّحَ: إِذَا جَفَّ وَ يَسَّ. وَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ:
«وَهَامَتْ دَوَابُنَا» آئی: عَطَشَتْ،
وَ الْهَيَامُ: الْعَطَشُ. وَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ:
«حَدَابِيُّ السَّيْنِيُّنَ» جَمْعُ حَدَبَارٍ،
وَ هِيَ: النَّاقَةُ الَّتِي اَنْصَاهَا السَّيْرُ،
فَشَبَّهَ بِهَا السَّنَةَ الَّتِي فَشَّا فِيهَا الْجُذُبُ،
قَالُ ذُو الرُّمَةِ:

”یہ لاغ اور کمزور اونٹیاں میں کہ جو یا تو بس ہر سختی و صعوبت کو جھیل کر اپنی جگہ پر بیٹھی رہتی ہیں اور یا یہ کہ ہم انہیں کسی بے آب و گیا جنگل کے سفر میں لے جاتے ہیں تو وہاں جاتی ہیں۔“

اور «وَ لَا قَرَعَ رَبَابُهَا» میں قزع چھوٹی چھوٹی بکھری ہوئی بدیلوں کو کہتے ہیں۔ اور «وَ لَا شَفَانٌ ذَهَابُهَا» میں ”شفان“ کے معنی ٹھنڈی ہواں کے میں اور ”الذَّهَابُ“ ہلکی بوندا باندی کو کہتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہواں والی پھوار۔ اور ”ذات“ کی لفظ جس کے معنی ”والی“ ہوتے ہیں اس جگہ حذف فرمادی ہے۔ اس لئے کہ سننے والا اسے خود ہی سمجھ سکتا ہے۔

--☆☆--

خطبہ (۱۱۲)

اللہ نے آپ کو حق کی طرف بلانے والا اور مخلوق کی گواہی دینے والا بنا کر بھیجا۔ چنانچہ آپ نے اپنے پروردگار کے پیغاموں کو پہنچایا۔ نہ اس میں کچھ سستی کی، نہ کوتاہی اور اللہ کی راہ میں اس کے شمنوں سے جہاد کیا، جس میں نہ کمزوری دکھائی، نہ حیلے بھانے کئے۔ وہ پرہیزگاروں کے امام اور ہدایت پانے والوں (کی آنکھوں) کیلئے بصارت ہیں۔

[اسی خطبہ کا ایک جزیہ ہے]

جو چیزیں تم سے پر دہ غیب میں لپیٹ دی گئی ہیں اگر تم بھی انہیں جان لیتے جس طرح میں جانتا ہوں تو بلاشبہ تم اپنی بداعمالیوں پر روتے ہوئے اور اپنے نفسوں کا ماتم کرتے ہوئے اور اپنے مال و متاع کو بغیر کسی تگہبیان اور بغیر کسی تگہداشت کرنے والے کے یونہی چھوڑ چھاڑ کر کھلے میدانوں میں نکل پڑتے اور ہر شخص کو اپنے ہی نفس کی پڑی ہوتی،

حَدَّابِيْرُ مَا تَنَفَّكُ إِلَّا مُنَاحَةً
عَلَى الْحَسْفِ أَوْ نَرْهِنْ بِهَا بَلَدًا قَفْرًا

وَ قَوْلُهُ عَلَيْلَةً: «وَ لَا قَرَعَ رَبَابُهَا»،
الْقَرَعُ: الْقِطْعُ الصِّعَارُ الْمُتَفَرِّقُ مِنَ
السَّخَابِ. وَ قَوْلُهُ عَلَيْلَةً: «وَ لَا شَفَانٌ ذَهَابُهَا» فَإِنَّ تَقْدِيرَهُ: وَ لَا ذَاتِ شَفَانٍ ذَهَابُهَا. وَ الشَّفَانُ: الرِّيحُ الْبَارِدَةُ. وَ الذَّهَابُ: الْأَمْطَارُ الْلَّيْنَةُ، فَحَذَفَ ”ذَاتَ“ لِعِلْمِ السَّاعِي بِهِ.

-----☆☆-----

(۱۴) وَمِنْ خُلْبَةَ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

أَرْسَلَهُ دَاعِيَا إِلَى الْحَقِّ،
وَ شَاهِدًا عَلَى الْخُلُقِ، فَبَلَغَ
رِسَالَاتِ رَبِّهِ غَيْرَ وَانِ وَ لَا مُقَصِّرٍ،
وَ جَاهَدَ فِي اللَّهِ أَعْدَاءَهُ غَيْرَ وَاهِنٍ
وَ لَا مُعَذِّرٍ، إِمَامُ مَنِ اتَّقَى، وَ بَصَرُ
مَنِ اهْتَدَى.

[منها]

وَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ مِمَّا طُوِيَ عَنْكُمْ غَيْبَةً، إِذَا لَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعَدَاتِ، تَبْكُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ، وَ تَلْتَدِمُونَ عَلَى أَنفُسِكُمْ، وَ لَتَرَكْتُمْ أَمْوَالَكُمْ لَا حَارِسٌ لَهَا وَ لَا خَالِفٌ عَلَيْهَا، وَ لَهَمَّتْ كُلَّ امْرِي